26865-رمضان کی قضاء میں دوسرا رمضان شروع ہونے تک تاخیر کرنا

سوال

میں نے حیض کی بنا پر کئی برس سے رمضان میں بعض ایام کے روزے نہیں رکھے اور ابھی تک نہیں رکھ سکی، مجھے کیا کرنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ جس نے بھی رمضان المبارک کے روزے نہ رکھے اس پر آئندہ رمضان آنے سے قبل روزوں کی قضاء کرنی واجب ہے .

اس میں انہوں نے مندرجہ ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا بیان کرتی ہیں کہ : (میرے ذمہ رمضان المبارک کے روزہ ہوتے تو میں اس کی قضاء شعبان کے علاوہ کسی اور مہینہ میں کر سکتی تھی، اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کی بنا پر) صحیح بخاری (1950) صحیح مسلم (1146)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی شعبان میں حرص کی بنا پر یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ رمضان کے روزوں کی قضاء میں اتنی تاخیر کرنی جائز نہیں کہ دوسرا رمضان شروع ہو جائے اھ .

اور اگر کسی نے رمضان کی قضاء میں اتنی تاخیر کر دی کہ دوسرا رمضان بھی شروع ہو گیا تو یہ دو حالتوں سے خالی نہیں :

پہلی حالت :

یہ تاخیر کسی عذر کی بنا پر ہو، مثلا اگر وہ مریض تھا اور دوسرا رمضان شروع ہونے تک وہ بیمار ہی رہا تو اس پر تاخیر کرنے میں کوئی گناہ نہیں کیونکہ یہ معذور ہے، اور اس کے ذمہ قضاء کے علاوہ کچھ نہیں لھذا وہ ان ایام کی قضاء کرے گا جو اس نے روزے ترک کیے تھے .

دوسری حالت :

بغیر کسی عذر کے تاخیر کرنا : مثلا اگر وہ قضاء کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا لیکن اس نے آئندہ رمضان شروع ہونے تک قضاء کے روزے نہیں رکھے .

تو یہ شخص بغیر کسی عذر کے قضاء میں تاخیر کرنے پر گنہگار ہوگا، اور علماء کرام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس پر قضاء لازم ہے، لیکن قضاء کے ساتھ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانے میں اختلاف ہے کہ آیا وہ کھانا کھلائے یا نہیں ؟

آئمہ ثلاثہ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمھم اللہ تعالی کہتے ہیں کہ اس کے ذمہ کھانا ہے اور انہوں نے اس سے استدلال کیا ہے کہ : بعض صحابہ کرام مثلا ابو ھریرہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھم سے یہ ثابت ہے .

اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ قضاء کے ساتھ کھانا کھلانا واجب نہیں .

انہوں اس سے استدلال کیا ہے کہ : اللہ تعالی نے رمضان میں روزہ چھوڑنے والے کو صرف قضاء کا حکم دیا ہے اور کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا، فرمان باری تعالی ہے :

.{اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے}. البقرة (185)

دیکھیں : المجموع (366/6) المغنی (400/4)

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح بخاری میں اس دوسرے قول کو ہی اختیار کیا ہے. امام بخاری کہتے ہیں :

ابراھیم نخعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : جب کسی نے کوتاہی کی حتی کہ دوسرا رمضان شروع ہوگیا تو وہ روزے رکھے گا اور اس کے ذمہ کھانا کھلانا نہیں اور ابی ھریرہ رضی اللہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھم سے مرسلا مروی ہے کہ وہ کھانا کھلائے گا، پھر امام بخاری کہتے ہیں : اور اللہ تعالی نے کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا بلکہ یہ فرمایا : (دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے) اھ .

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کھانا کے عدم وجوب کا فیصلہ کرتے ہوئے کہتے ہیں :

اور رہا صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کے اقوال جب قرآن مجید کے ظاہر اخلاف ہوں تو اسے حجت ماننا محل نظر ہے، اور یہاں کھانا کھلانا قرآن مجید کے ظاہر اخلاف ہے کیونکہ اللہ تعالی نے تو صرف دوسرے ایام میں گنتی پوری کرنا واجب قرار دیا ہے، اس سے زیادہ کچھ واجب نہیں کیا، تو اس بنا پر ہم اللہ کے بندوں پر وہ لازم نہیں کرینگے جو اللہ تعالی نے ان پر لازم نہیں کیا لیکن اگر دلیل مل جائے تو پھر تاکہ ذمہ سے بری ہوسکیں، ابن عباس اور ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنھم سے جو مروی ہے یہ ممکن ہے کہ اسے استحباب پر محمول کیا جائے نہ کہ وجوب پر، تو اس مسئلہ میں صحیح یہی ہے کہ اس پر روزوں سے زیادہ کسی چیز کو لازم نہیں کیا جائے گا، لیکن تاخیر کی بنا پر وہ گنہگار ضرور رہے. اھ

دیکھیں : الشرح الممتع (451/6)

اور اس بنا پر واجب تو صرف قضاء ہی ہے، اور جب انسان احتیاط کرنا چاہے تو ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائے تو بہتر اور احسن اقدام ہوگا.

(اگر تو اس نے بغیر کسی عذر کے تاخیر کی ہے تو) سوال کرنے والی کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالی سے توبہ واستغفار کرے اور یہ عزم کرے کہ آئندہ مستقبل میں اس طرح کا کام نہیں کرے گی.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی رضا وخوشنودی اور پسند کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے.

واللہ اعلم .